Registered No. 53

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان عیسیٰ عبداللہ ورسولہ وابن امتہ وکلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ

منشور محمدی

منشور محمدی الٰہی | شایع ہوز ماہ تاباہی | انجیل وزبور پر ہو دایم | صد بار مفخر و مباہی
فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع | توقیع خط آیت منشور محمد | توریت وہم انجیل برافتاد زتجیل | چون گشت علم رایت منشور محمد

نمبر ۱۷ | مورخہ ۱۵ جمادی الاخر سنہ ۹۴ ہجری مطابق ۲۷ جون سنہ ۷۶ عیسوی | جلد ۶

اشتہار قیمت اخبار منشور محمدی

سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک ۳ قیمت کل خریداروں سے پیشگی لیجائیگی مابعد کی کچھ شرط نہین جن صاحبونکو اس پرچہ کی نسبت کچھ خط و کتابت کرنی منظور ہو اور مضامین نویسی کا شوق ہو مگر شرط یہہ ہی کہ اپنا نام مبارک و نام شہر و محلہ وغیرہ بخط واضح لکھا کرین ورنہ آسکی تعمیل ہرگز وقوع مین نہ آویگی اور زر قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بنام محمد شریف مہتمم و مالک مطبع و اخبار منشور محمدی روانہ فرماوین

غزل

ہی آفتاب تاب جمال محمدی
ہی ماہتاب نور کمال محمدی

جمتا نہین نظر مین مثال محمدی
ہی ہی جلوہ جمال و خصال محمدی

عیسیٰ بھی چونک پڑتے ہین شوکت کے خوف سے
ہوتا ہی لاجواب سوال محمدی

خالق کا ہی جلال جلال محمدی
قوس قزح ہی ابروے خم سے شکستہ رنگ

ظلمت جہان سے کفر کی کافور ہو گئی
اک بات بھی تو بن نہین پرتی دم کلام

چمکا جو مہر دین و کمال محمدی
معجز نما ہی امت و آل محمدی

انکھون مین پھیل جاتا ہی دیدار حق کا نور
وہ حسن یوسف و ید بیضا دم مسیح

ا تا ہی خواب مین جو خیال محمدی
عیسا یو حضور معلے کا ذکر کیا

بذات خاص ایک کر- ور ۸۰ لاکھہ آدمیون کا پیشوا بنکر روسیون
پر حملہ آور ہوگا یہہ سلطان بڑا بہادر اور جرار شخص ہے جان کا
کچھہ بھی اندیشہ نہین کرتا یہہ جب سلطان تخت نشین سلطنت ہوا تھا
تو اسکے دوستون نے اسکو خبردار کیا تھا کہ ۶ ہفتہ بعد لوگونکا
ارادہ دوسرے کو سلطان بنانے کا ہی مگر یہہ شخص کچھہ بھی اور
اندیشناک اطلاع پر خائف نہ ہوکر تن تنہا تمام مسجدون اور
گلی کوچون مین سواری پر پھرتا رہا فدا خوف کسی اپنے دشمن کا
نہ کیا - پس جب اس جمعیت کثیر کے ساتھہ سلطان عبدالحمید خان
کہ نہایت مرد میدان ہی اوٹھا تو اوسوقت روسیون کو
اسیقدر ناکامیابی ہوگی جیسے اونکو عبور دریاے ڈانیوب
مین کامیابی ہوگی ایک جغرافیہ دان اس امر کو ثابت کرتا
ہی کہ عبور دریاے ڈانیوب کے بعد روسیون کو جتنے مضبوط
قلعے اور مقامات روم کے ہین سب روکنے والے ہین اور
اونکی روک تھام بھی دریاے ڈانیوب کی روک تھام سے
کم نہین بہت زیادہ ہی چنانچہ اوسکا مقولہ ہی کہ بوفرضنا
روسیون نے اگر دریاے ڈانیوب کے تمام مقامات کو کسی
طرح عبور بھی کرلیا تو اونکو کوہستان بلگن مین پہنچنے اور
اوس راہ سے گذرنے مین سخت دقت پیش آئیگی کیونکہ
اس سلسلہ کوہی کی بلند چوٹیان مخروطی شکل کی اور اسکے
نیچے غار سانپ کی چال کے لہراتے ہوے راستون کے
اور اسکی چوڑائی ۱۵ میل سے ۲۰ میل تک اور اسکی
استواری جو سد سکندر کا کام دے رہی ہی ایسی نہین
ہی کہ کوئی حملہ آور بجز خاص معلومہ گذر کے وہان سے
گذر سکے اور اوسکے قلعون کے سلسلہ کو جسمین ایک لاکھہ فوج
پناہ گزین ہوسکتی ہی جسکو پرشیا کے انجنیرون نے تجویز
کیا تھا باسانی لے سکے اور اگر روسیون نے اوسکو چھوڑکر
بحیرہ اسود کے پاس سے گذرنا چاہا تو اونکو شہر وارنہ
روکے گا جہان کے پچھلے کارنمایان مشہورین اور جو روسیون
نے اس وقت کے باعث شہر وارنہ کو چھوڑدیا اور اسکے
گرد ہوکر راستہ لیا تو اونکو شہر راودی روکے گا اور جو
اس سے بھی بچکر چلے اور شاہراہ سے برکر بری گذرگاہ
سے گئے تو شملا روکے گا جہان آج کامل فوج ترکون کی
معہ اتواب کثیر مستعد مرنے اور مارنے پر ہی اگر روسی شملا
پر بھی جسکے لینے مین بارہا ناکامیاب رہے غالب آگئے تو شہر
ترنوہ اونکو روکے گا اور ان سب مقامون سے بغیر جنگ
عظیم اور گشت وخون کثیر کے گذرنا ممکن نہین غرض ترکون
کے بزرگون کی اس بنائے اور استواری کامل اور
محنت پشت در پشت مقامات مذکورہ سے یہی ہی کہ یہہ
امر غیر ممکن ہوجاے کہ کوئی حملہ آور بغیر فتح ان مقامون کے
آگے مملکت روم مین بڑہ سکے اس صورت مین عبور دریاے
ڈانیوب کا نتیجہ روسی کچھہ نہین نکال سکتے بجز اسکے کہ
۱۸۷۷ء کی طرح عاجز ہوکر خواہان صلح ہون یا اپنے
ملک کو واپس جائین ایشیاے کوچک مین بھی روسیون
کو بڑی دقت نظر آتی ہے ترک ابھی اسطرف سے یہہ سمجھکر
بے پروائی کر رہے ہین کہ روسیون کی یہان جگہہ پکڑنے
سے کچھہ اندیشہ نہین جسوقت چاہین گے اونہین پراگندہ

کرینگے اور بالفعل روسیونکی اوسطرف پیش قدمی روکنے کے لئے اہل سرکیشیا کی بغاوت کافی ہی اگر وہ انکے آینکے مانع نہ ہوگی تو ملک مین پھیلنے کی حارج ضرور ہوگی کیونکہ سرکیشیا قوم کے آدمی بڑے لڑاکا اور پرجوش و بیخوف و بڑے من چلے ہین اور جب سلطان روم کیطرف سے انکو مدد ہتیار اور سامان جنگ وغیرہ سے ہوتی ہی تو اونکو ہنات طاقت ور سمجھنا چاہئے اس صورت مین ایشیای کوچک کے اندر روسیونکا پانو جمنا یا ترقی کرنا مشکل ہوگا

یہہ حال تو دونون موقعون کا بیان ہوا جن راستون سے روسی لوگ مملکت روم مین داخل ہونا چاہتے ہین اب روس کا حال دیکھنا چاہئے کہ وہان کیا ہو رہا ہی۔

اول تو سقوم کو بعد قتل عام اور آتش زنی باغیان سرکیشیا کے ترکون کا فتح کرنا اسبات پر دلالت کرتا ہی کہ علاوہ روک تھام اپنی حدود کے ترکون نے بھی روس کے شہرون پر حملہ کرنا شروع کردیا جس سے روس کے حملہ کا جوش اپنی حفاظت مین رک جائیگا اور روسی اس فکر مین پڑ جائینگے۔ **دوم** جب سے لڑائی کا سلسلہ شروع ہوا ہی روسی تجارت کو دریائی وغیرہ راستون مین روک ہوگئی ہی جو باعث نقصان وہان کے سوداگرون اور موجب فکر اہل روس کا ہی اگر یہہ لڑائی دیر تک ٹھہری تو انکے سخت زیان کا سبب ہوگا۔

تیسری مملکت روس مین اندنون ایک طوفان عظیم سیلاب دریائی کے آنے سے ہزارون بڑے کارخانے روسی سوداگرون کے دفعتاً تباہ ہوگئے۔ ہزارون کاریگر اور نوکری پیشہ لوگ بیکاری اور بربادی کے گرداب مین پھنس گئے جس سے نکل کر حالت اصلی پر آنیکے لئے انکو ایک مدت چاہئے۔ پس یہہ فکر بھی کچھ تھوڑی نہین

چوتھی شاہ روس کا پتھری کے مرض مین مبتلا ہونا بھی فکر کی بات ہی بلکہ اسوقت مین یہہ بیماری اوسکو قہر الہی اور اسکی مغروری کا نتیجہ ہی **پانچوین** ایک بہت بڑی فکر روس کو یہہ ہوئی کہ روم پر حملہ کرنے باعث روس مین جو تخمیناً ۴۰ لاکھ مسلمانون کے قریب آباد ہین شیخ الاسلام روم کا فتوی سنکر بغاوت نہ کرینگے جیسے قوم سرکیشیا اور ایک رجمنٹ روسی مقیم ارض روم نے کی اور یہہ بات زیادہ تر فکر کی اسلئے ہی کہ روس اونکے امام دین امیر المسلمین سے لڑتا ہی پس مقلدین پر کیونکر اطمینان ہوسکتا ہی **چھٹی** سنٹرل ایشیا کے مسلمانون کے جہاد وغیرہ کا بھی روس کو تردد ہوگا کہ جوش مذہبی سے مقامات مفتوحہ اور مقبوضہ روس واقع سنٹرل ایشیا کو نقصان پہنچائین ان تمام وکمال حالتون پر نظر ڈالنے سے قیاس مقتضی اس امر کا ہین ہوتا کہ روس دلجمعی کے ساتھ اپنے مطلب اولے تسخیر روم پر کامیاب ہوسکے مگر اصل بات یہہ ہی کہ جنکی قضا اوس سرزمین مین لائی ہی اونکو وہان مقتول و مجروح ہونا ہے **بقولیکہ** قضای نبشتہ نباید ستردن

از کشف الاخبار بمبئی جلد ۲۳ نمبر ۳۰۔

شاہی اشتہار

سہ شنبہ کے فورت سنت جارج گزٹ مین ایک اشتہار طبع پایا ہی جسکا منشا یہہ ہی کہ ملکہ عالیہ کوئن وکٹوریہ دام اقبالہا نے اس جنگ روم وروس مین اپنے کو نیوٹرل بنایا ہی یعنے کسو ایک سلطنت کے طرفدار نہین پس رعایاے ملکہ بھی وہی شیوہ اختیار کرین تا رضامندی سرکار ہو -

جریدۂ روزگار - البتہ یہہ بات تو ہی کہ جب ہماری ملکہ عالیہ کسی ایک کے جانب ہو تو رعایاے سلطنت بھی کسی ایک کے طرفدار نہ ہین مگر ہم مسلمان رعایاے سلطنت قیصریہ جو ترکی سلطنت کے جانب زیادہ میلان رکھتے ہین اوسکا باعث یہہ ہی کہ سلطان روم اہل اسلام کے پادشاہ ہونے کے سوا جتنے متبرک ومقدس مقامات ومواضعات مذہبی ہین اونکی متولی ومجاور یہی سلطان ہین اور ہم سب مسلمان اس شہنشاہ اسلام کو مذہبی طور سے اپنا پیشوا وامیر المومنین وامام المسلمین سمجھتے ہین اور انسے نہایت رسوخیت واعتقاد سے ملتے ہین اگرچہ کہ بسبب بعدیت ہم اونکے مخالف سے جنگ کرنے کے مجاز نہین ہوتے مگر اونکی فتح کو ہماری فتح اور انکی شکست کو ہماری شکست اور اونکے لشکر کے بیوگون ویتیمون ومجروحون کے آنسو پونچھنے اور انکی سر پر کپڑا دھانکنے اور مرہم پٹی باندھنے کو بہترین قومی ہمدردی اور عبادت تصور کرتے ہین اور شہ کے غدر کے بعد جو اشتہار ملکہ عالیہ سے اصدار پایا وہ اشتہار ہمکو ہمارے مذہبی امورات کی ارادی پر آمادہ کرتا ہی اور خود گورنمنٹ عالیہ نے اپنے اس اشتہار مین کسی ایک مذہبی معاملات مین دخل دہی کرنیکو مستعفی ہی بلکہ وعدہ کیا ہی کہ ہم کسیکے مذہب وملت مین دخل دہی نکرینگے بلکہ کلکتہ ومدراس وبمبئی کے مسلمانان اپنے مافی الضمیر کی اطلاع ملکہ عالیہ کے حضور مین درپیش کر چکے بلکہ یہہ تمنا بتلاے کہ ہم سب رعایاے ہندوستانی اپنے مذہب وملت کو تھامنے اور مقدس ومتبرک مقامات کو کسی طور کا آسیب پہونچنے کے لئے سلطان اسلام کی تائید کرین بلکہ ہمارے دین وایمان کے دشمن پر تلوار اٹھاوین یہہ تو مذہبی بات ہوی اور دنیاوی آرام کے واسطے روس کو جتنا کمزور کرین اتنا بہتر ہے کیونکہ ایشیاے کوچک مین جب روس کو قوت وقدرت ہو جاویگی اور مملکتین مین اسکی قدم جم جاوینگے تو بخارا وایران ومصر اسکی پنجہ سے سلامت رہنا ممکن نہین پھر ہندوستان کو اوسکے آسیب تموج سے بچانے کے واسطے بڑی مشکل ہوگی اور ہم سب رعایا کو تکلیف اٹھانا نصیب ہوگا۔ جریدۂ روزگار مدراس

اشتہار تالیف جدید از جناب منشی میر احمد صاحب امیر سلمہ اللہ القدیر

واضح ہو کہ پہلے جناب منشی میر احمد صاحب امیر سلمہ اللہ القدیر نے ایک مسدس مولد شریف بموسوم بہ ذکر شاہ انبیا موزون فرمایا تھا اور اپنی ہی

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف ناظم وممتہم کے اہتمام سے چھپا

شک ہلال ہی بہ ہلال محمدی
کافر ہی وہ کہ جسکو نہو دل سے اتباع

قرآن کبریا ہی مثالِ محمدیؐ
یارب جمال پاک کا دیدار ہو نصیب

نعمت ہی دو جہان کی وصال محمدیؐ
کیا کائنات دولت کونین ہو اسے

سمجھا جو اپنے جان کو مال محمدیؐ
اعجاز کیوں نہ فخر ہو اسلام کا ہمین ہی دن لسند حال و مال محمدیؐ

مولوی سید شاہ محمد نظام الدین صاحب نقوی فخری زعیم جانب محمدیہ۔ و پادری ایم حی گولڈ اسمتھ صاحب زعیم جانب عیسویہ کے بحث کے شرائط

۱ ہر ایک بحث تحریر اور دستخط طرفین سے ہو۔ اگر سمجھانے کے لئے بحث مین بیان موافق ضرورت بغیر تحریر کے کرین تو مضایقہ نہیں

۲ مقصود (یعنی) بحث سے بایک دیگر نظر حق کرنی ہی نہ مکابرہ (یعنے بے دلیل سخروری کی تقریر) اور نہ ملزم کرنا مخالف کا پس مناظرہ مین پرہیز مکابرہ و تعصب سے بہت ضرور ہی

۳ جب تگ بحث ایک مسئلہ مین تمام نہو دوسرے مسئلہ کا خلط مین نکرین تا اصل بحث طول نہو

۴ ہر دو طرف کے زعیم ہر دعوے کا اثبات برہانیات سے کرین۔ پس رد کتاب اللہ کا کتاب اللہ سے اور رد قول رسول کا قول رسول سے اور رد کلام صحابہ کا کلام صحابہ سے ہووے۔ مدعا کو کتاب سماوی و قول نبوی سے ثابت کرنے کے بعد اگر اسکو عقل سلیم و یا اقوال مشاہیر علما سے قوی کرین تو نیک اور مبارک ہی۔

۵ قول ضعیف طرفین کے عالم کا مقابلہ مین بڑی جماعت علما کے اقوال کی و یا مذہب بے دلیل مقابلہ مین مذہب مدلل کے مقبول نہوگا۔ علی ہذا القیاس بے سند اصطلاح مقابلہ مین ظاہر بات اور عقل کے مقبول نہوگی۔

۶ اگر بحث معنے سے (یعنے کسی لفظ کے معنے سے) اور صرف سے اور نحو سے اور بلاغت وغیرہ سے ہو تو ہر ایک فن مذکور کے کتب کے طرف رجوع کرکے جھگڑے کی بات کو انکے موافق فیصلہ کرلین اور برخلاف قواعد فنون مذکورہ کے فقط رائے سے کلام نکرین۔

۷ جب دلایل شرعیہ عیسویہ مین تعارض ہو تو دوسرے اگلے کتب سماوی کے طرف رجوع کرکے اسکی توفیق و تطبیق دین والا اس دلیل سے گذر جاوین اور کہیں اور قیاس سے کلام نکرین

۸ ہر دو جانب کے زعیمون پر واجب و لازم ہی کہ بیان و تذکرہ کے وقت مین طرفین کے انبیا کے نامون کو تعظیم و احترام سے لیا کرین۔

۹ ہر یک سایل و مجیب پر لازم ہی کہ مطابقت سوال و جواب کو پیش نظر رکھین تا بحث بے ربط نہو۔

۱۰ اگر کسی جلسے کا جواب دوسرے جلسے کے جواب سے خلاف رکھتا ہی تو دونون طرف کے مجیبون پر لازم ہی کہ ایک کو دوسرے سے تطبیق دین والا دونون جواب غیر معتبر ہون گے۔

۱۱ دونون طرف کے زعیمون پر لازم ہی کہ اخباری لوگون کے طلب پر ہر جلسے کے صحیح نقول اپنے دستخطون سے انہین دین اور چھاپنے سے مانع نہو دین۔

سید محمد نظام الدین نقوی فخری Syed Mohammad Nizamuddin Naqvi Fakhri

۲۴ فبروری ۱۹۱۱ء عیسوی روز شنبہ ۲ بجے پر بمکان غلام جیلانی خان بہادر واقع جنیری تحریری بحث کا جلسہ منعقد ہوا دونون طرف کے منشیان تحریر کے لئے مقرر ہونے کے بعد مولوی صاحب نے چند سوالات بطور مبادیات بادری صاحب پر کئے۔ انکے سوال وجواب یہہ ہین۔

سوالات محمدی — جوابات عیسوی

۱ کتنے کتابین آسمانی ہین جن پر — ۶۶

بنائے مذہب عیسوی ہی — ساتھہ پرچے

۲ یہہ توریت وانجیل وزبور — جواب

وغیرہ از اول تا آخر کلام اللہ — کلام اللہ ہین۔ نہ ان

ہین اور لفظ لفظ انکا خدا سے — لفظ لفظ خدا سے ہی

ہی یا لوگون نے انبیا سے اسکے — توریت سے انجیل تک

مضمون کو سنکر لکھا ہی یا انکے — عبرانی زبان مین انجیل

بعد وے جمع ہوئین۔ درصورت — سریانی زبان مین۔

اول وے کس کس زبان مین — سب اصل نسخے اسکے

نازل ہوئین۔ اور اصل نسخے موجود — موجود ہین وے

ہین یا نہین۔ درصورت ثانی — لکھے ہوے الفاظ

یہہ لکھے ہوے الفاظ الفاظ وحی ہین — الفاظ الہام ہین۔

یا محرر ون کے۔ درصورت ثالث — وے کتابین انبیا

وے انبیا کے بعد کتنے مدت پیچھے لکھے گئے۔ — کے زمانے لکھے گئے

۳ یہہ کتب تمام اللہ کا کلام — تمام فرقے متفق ہین کہ

اور الہام ہونے پر سب عیسویونکا — وے سب کتابین

اتفاق ہی یا اختلاف۔ اور الہام — کلام اللہ ہین الہام

کے کیا معنے ہین اور امتیاز — سے ہین اور الہام کا معنی

الہام وغیر الہام مین کیونکر ہی — جلسہ ذکر کیا جائینگے

۴ اکثر فرقونمین پراٹسٹنٹ اور — دونون فریق کے

رومان کیاتھولک کے علما داخل ہین کہ نہین۔ — علما داخل ہین

۵ جب کسی اصل نسخے کے تراجم — اسکا جواب

مین اختلاف معنوی ہو اور اصل — برجلسہ آیندہ

نہ ملے تو کونسا ترجمہ معتبر ہی اور

کونسا غیر معتبر اور غیر معتبر ہونیکی کیا وجہ

سید محمد نظام الدین نقوی فخری Syed Mohammad Nizamuddin Naqvi Fakhri

مرقوم ۲۴ فبروری ۱۹۱۱ء ۶۶ ۲ ۲۴ ۱۹۱۱

جو ان سوالات وجوابات کے زعیم سرکار محمدی مولوی سید محمد نظام الدین صاحب نقوی فخری نے پیش مجمع اٹھکھڑے ہوکے یہہ کہا کہ بادری صاحب نے سوال اول کے جواب مین فرمایا کہ چھیاسٹھ کتابین ہین حالانکہ بنا مذہب عیسوی کی ۶۶ سے زاید کتابون پر ہونا ثابت ہوتا ہی اسر تفصیل سے کہ عہد عتیق کے کتابون کو علماے عیسوی نے تین قسم پر تقسیم کرتے ہین اول جو بیبل مین داخل ہین وے ۳۹ کتابین ہین دوم وے جو بلاشبہ ایک زمانے مین موجود ومعتمد تھین اور اب ناپید ہین مگر انکا ذکر ان کتب

عہد عتیق مین جو بیبل مین داخل مین موجود ہی اور کوئی عیسوی
انکے صحیح و معتبر اور ایک زمانے مین موجود ہونیکا انکار کر نہین
سکتا وے ۱۶ کتابین ہین۔ تیسرے وے جو عیسویون کے درمیان
مختلف فیہ ہین وے ۱۳ ہین تو اس حساب سے عہد عتیق کے
جملہ کتابین ۸۶ ہوین اگر مختلف فیہ کو نکال دین تو ۵۵ کتابین
ہوین۔

اور عہد جدید کے کتابین بھی دو قسم پر ہین ایک وے جو بیبل
مین داخل ہین۔ دوسری وے جو علماے عیسویون نے
انہین نامعتبر جان کے بیبل سے نکال دیا ہی۔ اول قسم کے
کتابین ۲۷ ہین اور قسم دوم کے کتابین بھی دو قسم پر ہین ایک
جو انجیل کے نام سے مشہور ہوے وے ۴ ہین اور دوسرے
وے جو کتاب اور مشاہدات اور نامون اور مکاشفات کے
نامون سے مشہور ہوے ہین نو ۹ ہین۔ انکے سوا اور بھی چند کتابین
ہین جو بزعم نصاری خود عیسی نے لکھا تھا وے آٹھ ہین اس
حساب سے جملہ کتابین عہد جدید کے ۵۸ ہوین پھر میرے
پیارے دوست پادری گولڈ اسمتھ صاحب بناے عیسویت
کو ۶۶ کتابون مین منحصر کرنے کی کوئی وجہ معقول معلوم نہین ہوتی
پادری صاحب نے کہا ان ۶ کتاب جو ایک زمانے مین موجود
و معتبر ہونے کا آپنے دعوی کیا ہی اسکی دلیل بتلائیے۔
مولوی صاحب نے کہا انکے اثبات مین ہمارے نزدیک کئی
دلیلین موجود ہین مگر ہم انکا اثبات مقدس کتابون سے کرتے
ہین جنکا آپ ہرگز انکار کر نہین کر سکتے۔ ان ۶ مین پہلی کتاب
عہد نامہ موسی ہی جسکا ذکر خروج کے ۲۴ باب کے ۷ فقرہ مین ہے

دوسری کتاب جنگ نامہ جسکا ذکر گنتی کے ۲۱ باب کے ۱۴ فقرہ
مین ہی۔ تیسری کتاب البشیر جسکا ذکر یوشع کے ۱۰ باب کے ۱۳
فقرہ مین ہی۔ چوتھی کتاب یا ہو پیغمبر بن حنانی جسکا ذکر
اخبار الایام کے دوسری جلد کے ۲۰ باب کے ۳۴ فقرہ مین
ہی۔ پانچوین کتاب شمعیاہ نبی جسکا ذکر اخبار الایام کے
دوسری جلد کے ۱۲ باب کے ۱۵ فقرہ مین ہی۔ چھٹوین کتاب
اخیاہ نبی جسکا ذکر اس ہی کتاب کے ۹ باب کے ۲۹ فقرہ مین ہی
ساتوین کتاب اعمال سلیمان جسکا ذکر اول سلاطین کے
۱۱ باب کے ۴۱ فقرہ مین ہی۔ آٹھوین کتاب کتاب اسعیاہ
بن عاموص جسکا ذکر جلد دوم تواریخ کے ۲۶ باب کے ۲۲
فقرہ مین ہی نوین کتاب مشاہدات اشعیاہ جسکا ذکر اسی
کتاب کے ۳۲ باب کے ۳۲ فقرہ مین ہی۔ دسوین کتاب
سموئیل نبی کی تاریخ جسکا ذکر اخبار الایام کے پہلی جلد کے ۲۹
باب کے ۳۰ فقرہ مین ہی۔ گیارہوین کتاب ۱۰۰۵ زبور
سلیمان کے جسکا ذکر اول سلاطین کے ۴ باب کے ۳۲
اور ۳۳ فقرہ مین ہی۔ بارہوین کتاب امثال سلیمان
جسکا ذکر اس ہی کتاب کے ۴ باب کے ۳۲ فقرہ مین ہی۔ باقی
چار کتابین یعنے ناتھن نبی کی کتاب مشاہدات عید و غیب
بین و کتاب خواص نباتات و حیوانات سلیمان کے اور
مرثیہ ارمیاہ کا جنکا ذکر تفسیر ڈایلی مطبوعہ ۱۸۵۶ع جلد اول
کے ۹۲۶ صفحہ اور اپوکریفل نیو لسٹیمنٹ مین مطبوعہ
۱۸۲۰ع مقام لندن مین موجود ہی دیکھین۔
پادری صاحب نے فرمایا وہ کتاب میرے پاس نہین ہے

آئندہ دریافت کرکے جواب دونگا۔

مولوی صاحب نے فرمایا اسکو تو آئندہ دریافت پر رکھے ہین
مگر مین نے جو جو نشان بتلایا ہی اسکو ملاحظہ فرماوین۔

بحث تمام ہوا مولوی صاحب نے بعد حمد تھوڑا سا بیان
شفاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت خوبی کے ساتھ فرمایا

۳ مارچ ۱۸۷۸ع روز شنبہ ۴ بجے پر یکان
غلام جیلانی خانصاحب واقع بیتری بحث کا جلسہ منعقد ہوا۔

جواب سوال سوم جلسہ ۲۴ فروری ۱۸۷۸ع

الہام یہہ ہی کہ بغیر فرشتے کے خدا تعالی
دل پر کسی نبی کے القا کرتا ہی۔ امتیاز
یہہ ہی جو پیغمبر بولے وہ حق ہی الہام سے
ہی جو غیر پیغمبر بولے غیر الہام ہی۔

جواب سوال پنجم جلسہ ۲۴ فروری ۱۸۷۸ع
اصل موجود ہی اور وہی ترجمہ معتبر ہی
جو اصل سے مطابقت رکھے

پادری صاحب نے دس سوال کے جواب کے بعد بکمال تعجب
مولوی صاحب سے پوچھا کہ کوئی عبارت انجیل مین ایسی ہے
جسمین دوسرے نسخے کی عبارت سے اختلاف معنوی ہو
مولوی صاحب نے کہا ہان بیسون مقام مین کتب آسمانی اور
اناجیل کے اختلاف لفظی و معنوی ہی پھر آپ نے اپنے دعوے
کے ثبوت پر لوقا کی انجیل کے پہلے باب کے ۷۷ فقرہ کو
جو یہہ ہی (تا خبر دے کہ اسکے لوگون کو گناہون کی
بخشش کے سبب نجات ملے) پڑھکے فرمایا کہ یہہ فقرہ
مخالف انجیل مطبوعہ ۱۸۶۶ع کا پھر وہ انجیل طلب ہوی
اسمین یون لکھا ہی (کہ اسکے لوگون کو نجات کی خبر دیوے
جس سے انکے گناہون کی معافی ہووے)

تب پادری صاحب نے کہا مین اصل انجیل کا ترجمہ کرتا ہون
پھر آپنے یہہ ترجمہ فرمایا (تاکہ دیوے نجات کا علم اسکے
لوگون کو انکے گناہون کی معافی مین)

تب مولوی صاحب نے کہا یہہ ترجمہ قریب قریب ترجمہ ۱۸۷۸ع
کے ہی لیکن مخالف ترجمہ انجیل ۱۸۶۶ع کا
گولڈ اسمت صاحب نے اسکی تطبیق مین بعد تامل یہہ فرمایا کہ
۱۸۶۶ع کی انجیل مین (جسکا) لفظ صلہ ہی۔

مولوی صاحب نے کہا ہان اسکا موصول خوشخبری ہے
اور ۱۸۷۸ع کی انجیل مین نجات کا سبب بخشش گناہان
ہی تو خوش خبری اور بات ہی اور گناہ کا بخشے جانا اور
بات ۱۸۷۸ع کی انجیل سے نجات کا سبب بخشش گناہان
معلوم ہوتا ہی اور ۱۸۶۶ع کے انجیل سے نجات کی خبر سے
گناہون کی معافی ہونا معلوم ہوتا ہی یہہ دونون مین تناقض
خلاف معنوی و لفظی ہی۔

پادری صاحب نے اسکی برات کو جلسہ آئندہ پر رکھا اور
کہا کہ اسکے سوائے اور بھی کوئی مقام ہے۔

مولوی صاحب نے فرمایا ہان دیکھئے ۱۰ فقرہ لوقا کے
انجیل کے پہلے باب کا جو ہی (اور لڑکا بڑھتا گیا اور اسکی
روح مین قوت پیدا ہوا کی اور جس دن تک بنی اسرائیل
کو دکھائی دیا جنگلون مین رہا کیا) یہہ فقرہ مخالف انجیل

تشریع کای اور اسمین یون ی (اور لز کا بڑتا اور روح مین
قوت پاتا گیا اور اپنے تین اسرائیل پر ظاہر کرنے کے دن تگ
جبل مین رہا
تب کولنہ اسمت صاحب نے بعد ملاحظہ ہر دو انجیل ہزار پریشانی
لنے لگے کہ مین اصل انجیل کا ترجمہ کرتا ہون پھر یون ترجمہ
(بچا بڑتا گیا اور مضبوط ہوا روح سے)
تب مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہہ ترجمہ ایکا ۱۸۶۶ء کے انجیل کے
قریب قریب ی اس لئے کہ روح سے مراد آپکے نزدیک بحسب
عبارت انجیل تشریع اور آپکے ترجمہ سے روح القدس ہے
اور ۱۸۶۶ء کی انجیل مین مراد روح سے اسکی جان ہی چنانچہ
اس فقرے کا لفظ جو (اسکی روح مین) ہی دال ہی پھر روح
القدس اور شی ہی اور جان عیسی جس سے آپکا نشہ ونما اور آپکو
زندگی تھی اور شی ہی پھر اسپر عربی انجیل طلب ہوی اور مولوی
عون الدین صاحب نے اسکی عبارت کو قرات فرمائی وہ عبارت
یہہ ہی (فاما الصبی فکان یشب ویتقوی بالروح واقام
فی البراری الی یوم ظہورہ لاسرائیل) الحاصل جب اسکی
توجیہ مین کوی بات پادری صاحب سے معقول نہ بن آئی
تو مولوی صاحب نے بعد تھوڑے انتظار کے اٹھکر ہوکے
مجمع سے یون فرمانے لگے کہ یے چار انجیلین یعنے ایک انجیل
عربی ۱۸۱۱ء کی اور ایک انجیل ہندی تشریع کی اور ایک
انجیل ہندی تشریع کی اور ایک انجیل سریانی جو آج ہمارے
مجمع مین مشن کی چھپے ہوے موجود ہین صراحتاً ایک دوسری
سے خلاف معنوی رکھتے ہین جو ہر ایک قابل اعتبار نہین ہوسکتی

باقی آیندہ

بخدمت جناب محمد شریف صاحب مہتمم منشور محمدی
از طرف چند اشخاص انجمن اسلام کہ نام انکا عنقریب ظاہر کرینگے بعد
سلام کہ تحفہ سید الانام ہست واضح رائے مبارک باد
ایک عرض درباره خیر خواہی اسلام کے پیش خدمت شریف
کے باین تمنای گذارتے ہین کہ آپ براہ تلطف وعنایات
بیغایات کے اپنے اخبار گہربار مین درج فرماکر ہمکو ممنون
منت خود فرماوین زہے طالع قبول افتد یعنے جو کہ اسوقت
مین بازار جنت کا کشادہ ہو رہا اور دیندار لوگ متاع آخرت
کو واسطے عقبیٰ کے خرید رہے ہین یعنے جو لوگ اسوقت مین
اپنے مال اور جان سے مجروحان ویوگان ویتیمان عساکر
سلطانی کے مدد کرینگے وہی لوگ قیامت کے روز باغان
جنت کے سیر کرینگے اور وہی لوگ قیامت کے روز زیر سایہ
رسول مقبول کے رہینگے اور خوشحال اور سرخرو ہوکر ہمرکاب
سرور کائنات جنت کو جائینگے سو ہم لوگ یہہ کار ثواب
آپکے سپرد کرتے ہین چراکہ درین ایام فیض التیام آپ کا
شہرہ نیکی کا دور دور تگ مہک رہا اور آپکے دفتر سے
ہزار ہا طور سے ہر اقوام کو فیض عام پہنچ رہا ہی اسوقت
آپ کی نیک نامی حاتم ثانی سے ہزار فرسنگ آگے قدم
زن ہو رہی ہی امید واثق ہی کہ آپکا لکھنا اثر پذیر ضرور
ہوگا اور ہر طرحسے لوگون کو آخرت کا حاصل ہوگا کہ یعنے
جو لوگ ملازم سرکار بریس ہین وہ لوگ ابتگ اس کار
خیر سے محروم ہین اور شاید محروم ہی رہجائینگے نہین معلوم
کہ وہ لوگ اپنی سرکار دولت مدار سے خوف کرتے ہین

یا اور کوی باعث سے اس کار خیر یعنے چندہ سے بے نصیب
رہے جاتے ہین ہزارہا بلکہ کروڑہا دیندار ہین کہ اس کار خیر سے
خواہ مخواہ محروم رہجاتے آخر کو دست افسوس ملینگے لیکن
یہہ وقت ہاتھ نہ آئیگا لہذا ہم لوگ آپکے ہی سر پر یہہ کار
ڈالتے ہین کہ اگر آپ براہ عنداللہ اس تقریر بالا کو از براہ
غریب پروری کے اپنے اخبار گہربار مین مشتہر فرماویں
توانشاءاللہ ضرور اثر پذیر ہوگا اور آپکا نام روشن ہوگا
اور اجر عظیم حاصل ہوگا لیکن آپ براہ عنایت کے اس تقریر
کو خلاصہ کرکے چھاپ دین کہ ای مومنان ملازم سرکار
برٹیس اسوقت مین اگر تم لوگ تحفہ آخرت کا خرید کرلوگے تو
قیامت کے روز اپنے پیشوا کے روبرو خوشرو ہوکر جنت
کو جاؤگے یہہ وقت پھر ہاتھ نہ آئیگا اسوقت پر عسا کر حامی
دین متین کی مدد کرنا سب اہل اسلام پر عین فرض ہی اور
اگر تم صاحبون کو کچھ خوف سرکار برٹیس کے طرف سے
ہی تو یہہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ زمانہ قدیم سے سرکار
برٹیس اور سلطان روم کے درمیان رابطہ دوستی اور
محبت قلبی مضبوط ہی اور تا ہنوز سرکار دولت مدارۃ
دل سے سلطان موصوف کی خیر خواہی مین مصروف ہی
اور لاکہون روپیہ صاحبان عالیشان کیا جنرل کیا کرنل
یا کلکٹر وغیرہ امیران برٹیس نے کوشش بلیغ فرماکر مجرد جانے
عساکر سلطانی کو روانہ کیا اور ابتک کر رہے ہین اور بلکہ
ابتک ہتھیار روداخانہ وغیرہ ولایت سے چلا آتا ہی
اور نیز جابجا لندن وغیرہ مین چندہ جمع ہوکر چلا آتا ہی
اور صبح و شام صاحبان عالی شان ٹیلگراف بین خبرین منگاتے
ہین اور فتح سلطانی سنکر خوش ہوتے ہین سو کوئی باعث
مانع اس کار خیر کا نظر نہین آتا ہان اگر سوائے اجازت
سرکار کے خوف آتا ہی تو اپنی مختار فوج سے باکماندنگ
فوج سے ظاہر کرکے اجازت لینا کوئی مانع اس کار خیر کا
نہوگا - کیونکہ سلامتی سلطان موصوف کی سراسر سلامتی
برٹیس کی ہی خدا اس خطۂ روم کو ہمیشہ تا بروز قیامت
مدام اپنے سایۂ حفاظت مین قایم دایم و سرسبز رکھے
امین یارب العلمین - ازخیر خواہ پونہ

فارس اور ٹرکی

پچھلے دنون مین سنا جاتا تھا کہ روسیہ کا جنرل منشر شاہ
فارس پر چڑھگیا اور روس فارس کے سرحد پر پہونچا ہی -
چنانچہ باغواے روس سننے مین آتا تھا کہ فارسی لشکر بصرے
اور بغداد پر حملہ ہے گا اور ٹرکی سے لڑے گا - شاہ فارس
کے یہہ خیالات فاسد سنکر علاوہ تمام مسلمانان جہان اور
غیر مذاہب کو نیرنگی زمانہ سے تعجب آیا اور ٹرکی کے حال پر
سب نے یہہ شعر پڑہا ؎ دوست سب ہمسے پھرے اپنا
بیگانہ پھر گیا ؛ گیا تیری چتون پھری سارا زمانہ پھر گیا
حقیقۃ اس نازک وقت مین یاجوج روس کے ساتھہ شاہ
فارس کا شامل ہونا اوسکے ضعف ایمانی پر دلالت کرتا
ہی کہ افسوس وہ مسلمان کہلاے اور روس جو مسلمانون
کا دشمن ہو وہ اوسکا مددگار ہو یہہ عجیب مسلمانی ہے -
ان خبرون نے شاہ فارس کیطرف سے تمام مسلمانون کو

بدظن کردیا کہ استغفر اللہ کیا دور آیا ہے کہ جسنے یہہ رنگ
دکھایا ہی عنقریب تھا کہ شاہ فارس کے آس پاس کے
رہاسین اونکو ان حرکات ناشایستہ کے مآل کار سے آگاہ
کرنے پر مستعد ہونے والے تھین بلکہ اون کے اپنے رعایا
برا یا اس معاملہ مین اونسے سراسر مخالف تھے عجب نہین تھا کہ
جو مرزا شہزادہ میلان نے روسیہ کے دم مین آکر دیکھا تھا
شاہ فارس بھی دیکھتے۔ کیونکہ شاہ فارس کے پاس
کل ساٹھہ ہزار فوج ہی۔ وہ بھی خوگیر کی بھرتی ہی ترکون
کے مقابل مین اوسکے چہکے چہوٹ جاتے طہران مین تو دہ پسہ
آمحالات سے تھا بغداد کے دجلہ مین ڈوب ڈوب کر
مرتے۔ ہم نے ایرانی فوج کا حال افغانی فوج کے مقابلے
مین سیستان کی لڑائی مین دیکھا کہ ایک سو افغانی ہزار
ایرانی کو بیڑون کے غول کے مانند لاٹھی لئے دوڑانے
پھرتے تھے ایرانی فوج نہایت کم ہمت خراب وخستہ حال
توبرے اور چار پانی کاندے پر اوٹھائی پھرتی ہی برسون
کے بعد تنخواہ کی صورت اونکو خواب مین نظر آتی ہی کیا معنے
روسیہ ایران مین عنقا ہی بھلا جنکی یہہ حالت تباہ ہو اونکا
لڑنا معلوم۔ اب جسکو ہمارے کہنے کا اعتبار نہو وہ ہاتھہ
کنگن کو آرسی کیا ہی یعقوب خان کے مقابل مین ایرانی فوج
کی لڑائی کا تماشا ہرات پر جاکر دیکھے کہ اگر امیر کابل سے
ایران کا ہرات پر مقابلہ ہوا تو دیکھوگے ایرانی بھیڑ بکرے
کی طرح ذبح ہونگے۔ شاہ فارس کو لازم ہی کہ اسوقت
ملانی کان بھی خدا نے اوسکو دیدی ہی وہ مال وجان سے

روم کی مدد کرے اور کلنگ کا ٹیکا جو روسیہ نے اوسپر لگادیا
ہی اسکو دہو ڈالے یہہ مضمون ہم لکھہ رہے تھے اور خدا سے
دعا مانگے کہ ای مقلب القلوب تو شاہ فارس کے دلکو پھیر دی
کہ وہ اس خیال فاسد سے باز آوے اور روسیہ کے پنجہ
سے اوسکو بچالے۔ ابھی یہہ دعا پوری نہوی تھی کہ ۲۸ مے
کا پاینیر آیا اور ۲۷۔ می کے تار سے واضح ہوا کہ سفیر فارس
نے ایک چٹھی سلطان المعظم کے حضور شاہ فارس کی پیشر
کی اسمین لکھا ہوا تھا کہ ای سلطان مین دل وجان سے آپکا
مطیع فرمان ہون اور کسی نوع کا گمان میرے طرف نکرین
یہہ خبر سنکر ہم کو بہت خوشی ہوی کہ ایرانیون پر جو آفت
شاہ روسیہ کے بدولت آنے والی تھی وہ اتی اتی رہگئی
درین چہ شک جو کوئی روس کے دم مین آگیا وہ دین و
دنیا سے گیا۔ الحاصل شاہ فارس کو مناسب ہی کہ
اگر اوسکے دل مین روسیہ نے کچہ توہمات پیدا کردی ہین
تو وہ لاحول پڑہکر اوسکو دور کرین اور روسیہ کے دہوکا
بازی سے اپنے آپ کو بچا دین۔ اور مسلمان ہوکر بے
دین روسیہ کا نہ ساتھہ دی اور دین و دنیا مین ننگ
نامی حاصل کرین اور اپنے بھائی ترکون کو جان و مال
سے مدد کرین ورنہ مخالفون نے اونکو بہتیرا کیا ہے کہ عربون
نے مدینہ منورہ مین ایرانیون کو تاراج کیا اور مارا ہے
یہہ محض افترا ہے ہان بدہو جو شریر اور سرکش قوم ہے
اگر اوسنے ایرانیون کو ہلاک اور تاراج کیا ہو تو کچہ مضایقہ
نہین سو اسمین ترکونکا کیا قصور ہی بدہو جو رہزن ہین وہ

اپنی عادت جبلی سے ہر ایک تنفس سے یہی سلوک کرتے
ہین فقط میرزا موحد جالندہ

روس کی اولوالعزمی کا انجام

فی الحال روس نے جو براہ اولوالعزمی روم پر چڑہائی کی ہے
اوسکے سبب لوگون کو اندیشہ ہی کہ دیکہئے انجام اسکا کیا ہوتا ہے
بعض یہ خیال کرتے ہین کہ کچہ عرصہ مین روس کا غلبہ روم پر
اچہی طرح ہوجائیگا مگر معقولی اور جغرافیہ دان لوگ کہتے ہین
کہ روس اپنے مطلب پر اس لڑائی مین کامیاب نہوگا بلکہ آیندہ
ایسی دقتین پیش آئین گے جس سے اسکو بغیر نیل مرام کے پسپا ہونا
پڑیگا چنانچہ استریا کے استان فوجی کا ایک افسر کہتا ہے
کہ روم کو روس سے اس لڑائی مین صدمہ پہنچنا ایک خیال
فضول و نادرست ہی۔

روسی فوج کو دریاے ڈینیوب سے عبور کرنا بڑی مشکل بات
ہی اسلئے کہ اول تو روس کو جیسی سے بخارست تک واسطے
لیجانے ہماری توپون مختلف ہتیارون بارودانہ اور سامان
جنگ کے ایک لین ریلوے کی چاہئے۔ دوسری
روم کے جہازی فوجون نے سمندر اور دریاے ڈینوب
کا کامل طور پر قبضہ کر رکہا ہی جہان سے روسیون کا
گذر ہونا سخت دشوار اور امر محال ہے اور اگر بالفرض دریاے
ڈینوب کو روس نے غلبہ پاکر عبور بہی کیا تو خوراک کا حاصل
کرنا بغیر ریلوے یا اچہے ہوئے راستہ کے کچہ آسان بات نہین
اور ترکی بجوبی اس لڑائی مین دریاے ڈینیوب اور سمندر
کے ملحق ہونے سے بذریعہ سامان جہازی کے ہر ایک چیز بہم
پہنچا سکتے ہین سنہ ۱۸۲۹ء مین جب روس لڑا تھا تو بجوبی
حکومت اپنی اوسوقت دریاے ڈانیوب اور سمندر پر رکہتا
تھا مگر باوصف اس طاقت کے پہر بہی روسیون نے
مصیبت مین مبتلا ہوکر اور لڑائی سے عاجز آکر دریاے ڈانیوب
نویل پر پہنچتے ہی اپنی خوشی سے صلح کی تھی۔

وانمالکی صاحب کا بیان

ہی کہ سنہ ۱۸۲۹ء کی جنگ
روم و روس کے انجام پر لاکہون روسیون مین سے
جو ابتداء فتوحات نمایان کرتے آئے تھے صرف ۱۵ ہزار
روسی اپنے ملک کو واپس سلامت گئے تھے اور اب کہ سمندر
اور دریاے ڈانیوب پر روم کا نہایت عمدہ انتظام و
بہت مضبوط قبضہ ہی تو کیونکر ممکن ہے کہ روس عبور دریاے
ڈانیوب کرکے کامیابی حاصل کرے۔

شاید روسی اوس پچہلے سبق کو بہول گئے ہونگے بلکہ ممکن
ہی کہ روس کے حق مین یہہ جنگ اوس لڑائی سے بہی مشکل
ہو جاے جو وہان استر واتلین استر و پروشین اور فرنکو
جرمن سے ہوئی تھی جسمین ترک روسیون پر حملے کرکے
برابر کامیاب ہوتے رہے اور جنگ مذکورہ بالا مین تو
بباعث ریل کے ایک طرحکا آرام بہی تھا اور اب برخلاف
اوسکے سراسر مشکلات واقع ہین اونکو طی کرنا کچہ آسان
بات نہین ایک انگریزی دوست مقام دالم کبشی سے
راے دیتے ہین کہ اول تو روسیون کا دریاے ڈانیوب
سے عبور کرنا امر محال اور اگر روسی دریاے ڈانیوب
کے پار اترنے مین کامیاب بہی ہوگئے تو عبدالحمید خان سلطان روم